آل عمران ؛ 17

اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ

([یہ لوگ] صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، حکم بجالانے والے، خرچ کرنے والے اور سحری کے اوقات میں بخشش مانگنے والے ہیں۔)

جنت اُن ایمان والوں کے لئے ہیں جو ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہیں۔ صرف زبان سے ہی نہیں کہتے بلکہ عمل کرکے بھی دکھاتے ہیں۔

متقیوں کی خصوصیات بتائی جا رہی ہیں :

اَلصّٰبِرِیْنَ (صبر کرنے والے)

صبر زندگی گزارنے کا بہت ہی خوبصورت انداز ہے۔ ہر حال میں صبر کرنے والے ہوتے ہیں۔ غم، تکلیف، مصیبت اور بیماری میں بھی صبر کرنے والے۔ خوشی میں بھی صبر کرنے والے۔ حدیں پار نہیں کرتے۔ رب کے ہر فیصلے پر راضی ہونے والے ہوتے ہیں۔

اِسے پچھلی آیت (14) سے مِلا کر دیکھیے۔ دنیا میں کئی طرح کی زینتیں انسان کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔ اگر کوئی ان زینتوں پر صبر نہیں کرے گا تو وہ اِنہی زینتوں میں کھنچا چلا جائیگا۔ اِن چیزوں سے رکنا اور ایک حد کے اندر رہنا صبر ہے۔

کچھ لوگ دنیا کی نعمتوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے اپنی پوری زندگی گزار دیتے ہیں اور کچھ لوگ اپنی نعمتوں کے چلے جانے کے غم میں زندگی گزار دیتے ہیں۔ یعنی دو الگ الگ انتہا (excessive) پر اکثر لوگ ہوتے ہیں۔ یا تو اِن چیزوں کی محبت انھیں زندگی بھر بھگا رہی ہیں یا ان چیزوں کے کھو جانے کے غم میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن مومن بندہ معتدل اور صبر کرنے والا ہوتا ہے۔ مومن بندے نہ ہی خوشی میں اور نہ ہی غم میں انتہا کو پہنچتے ہیں۔ وہ اپنے حدود کے اندر رہتے ہیں۔ اگر کوئی چیز چلی جائے تو بھی وہ اپنے حواس نہیں کھوتے بلکہ صبر کرتے ہیں۔

صبر کے بارے میں مختصراً باتیں ؛-

1> اللہ کی اطاعت کرنے پر صبر ؛- دل نہیں ہوتا پھر بھی فجر کے لیے اٹھنا وغیرہ

2> اللہ کی نافرمانی سے بچنے پر صبر ؛- سینما یا موسیقی کا شوق ہے پھر بھی اُس سے رُک جانا

3> مصیبت آنے پر صبر ؛- جزع وفزع نہ کرنا اور اسے اللہ کی رضا کی خاطر خوشدلی سے برداشت کیا جائے اور کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالی جائے یا ایسی حرکت نہ کی جائے جو اللہ کو ناراض کرنے والی ہو یا اللہ کی رضا کے خلاف ہو۔

4> خوشیوں پر صبر ؛- خوشیوں میں حد پار نہ کرنا۔ زبان یا عمل سے کوئی ایسی چیز نہ کرنا جو اللہ کو غصہ دلانے والی ہو۔ جیسے کہ کچھ عورتیں شادیوں میں نامحرموں کے سامنے بے حجاب ہوتے ہیں۔

وَالصّٰدِقِیْنَ (اور سچ بولنے والے)

صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ عمل سے بھی سچے ہوتے ہیں۔ جو نیکی کرنے کی بات کرتے ہیں وہ کرکے بھی دکھاتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ سچے ہیں یعنی جو وہ عزم کرتے ہیں اُسے پورا کرتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ بھی سچے ہیں، جو عہد کرتے ہیں وہ پورا کرتے ہیں اور اسی طرح اللہ کے ساتھ بھی سچے ہوتے ہیں یعنی جو اللہ نے کہا ہیں اُسے مانتے ہیں۔ وہ صرف زبان سے ہی نہیں کہتے بلکہ عمل بھی کرتے ہیں۔ اُن کی نیت و ارادے اللہ کے لیے خالص ہوتے ہیں۔

وَالْقٰنِتِیْنَ (حکم بجالانے والے / اطاعت گزار)

ہمیشہ اطاعت کرنے والے۔ وہ یہ نہیں کرتے کہ جب اچھے حالات ہو تو اطاعت کرے اور بُرے حالات یا جب دل نہیں چاہتا تو نہ مانے بلکہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہتے ہیں۔ وہ دنیا کو پاکر بگڑتے نہیں۔ اللہ کا حق نہیں بھولتے بلکہ اللہ کے آگے جھکے رہتے ہیں۔

وَالْمُنْفِقِیْنَ (خرچ کرنے والے)

ہر حال میں خرچ کرنے والے ہوتے ہیں کیونکہ وہ مال کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتے۔ ضرورت پڑنے پر اپنا سب کچھ اللہ کے راستے میں دینے والے ہوتے ہیں۔ اپنے مال میں سے دوسروں کا حق بھی ادا کرتے رہتے ہیں۔ اور اعتدال سے خرچ کرتے ہیں۔ نہ بخل کرتے ہیں اور نہ ہی اسراف کرتے ہیں۔

وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ (اور سحری کے اوقات بخشش مانگنے والے)

پچھلی آیت میں بھی مغفرت کی بات تھی اور یہاں دوبارہ مغفرت کی بات ہے۔ مومن بندہ بار بار مغفرت مانگتے رہتا ہے۔

یہ سب کچھ خصوصیات (صبر، سچے، فرمانبردار، خرچ کرنے والے) ہونے کے باوجود بھی بار بار سحری (تہجد) کے وقت مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ کبھی بھی اپنے نیک اعمال پر فخر نہیں کرتے۔ اپنے نیک اعمال پر مطمئن نہیں ہوتے۔ بلکہ انھیں اپنے اعمال کی قبولیت کی فکر لگی رہتی ہیں۔ بڑے بڑے نیک اعمال کرکے بھی مغفرت مانگتے رہتے ہیں کہ جو اعمال کئے تھے اُس میں کہی کمی کوتاہی تو نہیں ہوگئی یا نیکیاں کرنے کے دوران کہی ایسے اعمال تو نہیں ہوئے جو نیکیوں کو ضائع کرنے والے تھے۔

ویسے مغفرت تو کسی وقت بھی اللہ سے مانگی جاسکتی ہیں لیکن یہاں سحری یعنی تہجد کے وقت مغفرت مانگنے کے ذکر سے تہجد کے وقت مغفرت مانگنے کی فضیلت سمجھ آتی ہے۔
آج لوگوں کو فجر کے وقت اٹھنا مشکل لگتا ہے لیکن متقی لوگ تو تہجد کے وقت اٹھ کر مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔ کیونکہ تہجد کا وقت اللہ کی رحمت کا خاص وقت ہوتا ہے اور اُس وقت اللہ بندے کی طرف خاص متوجہ ہوتا ہے۔

بخاری ؛- رسولؐ نے فرمایا کہ ہمارا رب بلند برکت والا ہے۔ ہر رات کو اُس وقت آسمان دنیا (Nearest heaven) پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں۔ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اُسے دوں۔ کوئی مجھ سے مغفرت مانگنے والا ہے کہ میں اُس کو معاف کردوں۔